کھولا دربانوں نے دروازۂ زندانِ بلا | آہ وزاری کا اسیروں میں سوا شور ہوا
ایک بیمارِ حزیں۔ دردوالم کا مارا | دوھری بیڑیاں پہنے ہوئے باہر آیا

گود میں ایک جنازہ لئے تھراتا ہے
لڑکھڑاتے ہیں جو پاؤں تو ٹھہر جاتا ہے

شامیوں سے بصد اندوہ کیا اس نے بیاں | اے تماشائیو۔ مجھ پر کرو اتنا احساں
کہو کس سمت ہے اس شہر میں وہ قبرستان | دفن مظلوم غریبوں کے جنازے ہیں جہاں

نہ سہارا۔ نہ کفن چاہیئے زنہار مجھے
قبر ہے اپنی بہن کے لئے درکار مجھے

راہگیروں نے ترس کھا کے یہ قیدی سے کہا | دے جنازہ ہمیں۔ ہم ہاتھ بٹائیں تیرا
کانپ کر شرم سے بیمارِ الم کہنے لگا | غیر ہاتھ اس کو لگائیں یہ نہیں ہو سکتا

جگرِ شافعِ محشر کا جنازہ ہے یہ
دخترِ سبطِ پیمبرؐ کا جنازہ ہے یہ

اس بیاں سے ہوئے دل اہلِ تماشہ کے ملول | دفن کر آیا بہن کو خلفِ سبطِ رسولؐ
بس ظہورِ جگر افگار۔ مناسب نہیں طول | دیکھ مجلس میں ہیں موجود علیؑ اور بتولؑ

باندھ کر دستِ ادب عرض کر امداد کریں
قید و بندِ غم و ہم سے تجھے آزاد کریں

www.emarsiya.com

مرثیہ

کسی معصوم نے جب شام کے زنداں میں دم توڑا | اسیری نے اسیروں پہ عجب کوہِ الم توڑا
ستم کی آندھیوں نے غنچۂ شاہِ امم توڑا | کہا سجادؑ نے پھول مرا اے ضربِ غم توڑا

کروں تدبیر کیا غسل و کفن کی بے وطن ہوں میں
مقفل قید خانے میں گرفتارِ رسن ہوں میں

علیؑ مرتضیٰ مشکل کشا، امداد کو آئیں | پڑی ہے خاک پر نعشِ سکینہؑ دیکھ تو جائیں
ذرا دادی جنابِ فاطمہؑ تکلیف فرمائیں | دلائیں غسل پوتی کو کفن پہنائیں دفنائیں

ردائیں لٹ چکیں ملبوس پرزے ہیں اسیروں کے
اٹھائے جائیں گے احساں نہ ہم سے راہگیروں کے

یزید اپنے محل میں بسترِ عصیاں پہ سوتا تھا | علیؑ مرتضیٰ نے خواب میں ناری کو ٹھکرایا
کہا شیرِ خدا نے کھول آنکھیں سے گو دنیا | ہمارے صبر سے ایسا بڑھا ہے حوصلہ تیرا

ستا کر آلِ پیغمبرؐ کو نازاں ہو رہا ہے تو
رسول اللہؐ کو بے چین کر کے سو رہا ہے تو

ارے ملعون قیدی رو رہے ہیں قید خانے میں — خبر بھی ہے ستم کیا ہو رہے ہیں قید خانے میں
غریبوں کے مقدر سو رہے ہیں قید خانے میں — یہ ان سے پوچھ کیوں جان کھو رہے ہیں قید خانے میں

اٹھاتی دکھ کہاں تک صاحبِ تطہیر کی بیٹی
گھٹا رسی سے دم بے جاں ہوئی شبیرؑ کی بیٹی

ستم سے باز آ ملعون اسیروں کو رہا کر دے — تجھے میں حکم دیتا ہوں اسیروں کو رہا کر دے
بھیگے ظلم کب تک یوں اسیروں کو رہا کر دے — نہ پی انسانیت کا خون اسیروں کو رہا کر دے

نہ مردہ جان رنگ محفلِ ہستی پلٹ دوں گا
سحر ہونے سے پہلے شام کا تختہ الٹ دوں گا

یزید نحس گھبرا کر اٹھا دوڑا سوئے زنداں — پکارا دور ہی سے بابِ زنداں کھول دیں دربا
اسیروں سے کہو دفنائیں بچی کو بعز و شاں — مہیا ہو ابھی جو کچھ انہیں درکار ہو ساماں

اتارے ہتھکڑی بیمار کی حداد سے کہہ دو
گلا میت کا کھولیں سیدِ سجادؑ سے کہہ دو

ہوا حداد حاضر کھول کر دروازۂ زنداں — اتاریں عابدِؑ بیمار کے ہاتھوں سے ہتھکڑیاں
بھڑک اٹھی مریضِ غم کے دل کی آتشِ سوزاں — سکینہؑ کو پکارا اے بہن بھائی کی جاں قرباں

گئیں سوئے جناں زنداں سے کیا کیا امتحاں دیکر
ہمارے ہاتھ کھلواتے میں تم نے اپنی جاں دیکر

www.emarsiya.com

درِ زنداں پہ اکثر خادمِ بدعت شعار آئے — اندھیری رات تھی شمعیں لیے کچھ اہل نار آئے
گلِ باغِ نبیؐ کا دل چھد نصرت کو خار آئے — جو دیکھا قاتلوں کو یاد اپنے رشتہ دار آئے

کفن لیکر ہوا حاضر جو خولیِ لعیں در پہ
سنبھالے بیڑیوں کو آئے سجادِؑ حزیں در پہ

کہا سجادؑ نے خولی کفن لے جا نہ لونگا میں — کوئی احسان سر پہ دشمنِ دیں کا نہ لونگا میں
جو لائے خلعتِ زرتار بھی جا شاہ نہ لونگا میں — کفن کوئی سوائے چادرِ زہراؑ نہ لونگا میں

کہو حاکم سے جا کر چادریں بیووں کی بھجوا دے
مریضِ غم بہن کو آخری پوشاک پہنا دے

گیا خولی دیا سجادؑ کو پیغام حاکم کو — ستاتا جو خوفِ حیدرِؑ کرار ظالم کو
منگائی چادرِ بنتِ نبیؐ بھجوا کے خادم کو — رکھی طشتِ طلا میں اور دی اپنے ملازم کو

کہا عابدؑ کو دے تحفہ نبیؐ زادی کی چادر کا
سکینہؑ کو میسر ہو کفن دادی کی چادر کا

ملی چادر سکینہؑ کو کفن زینبؑ نے پہنایا — کیا ماتم اسیروں نے کہ عرشِ پاک تھرایا
بہن کے آخری دیدار کو بیمار جب آیا — طمانچوں کے نشاں دیکھے تو روتے اور فرمایا

بہن یہ داستانِ بیکسی بابا سے کہہ دینا
طمانچے کس قدر مارے گئے دادا سے کہہ دینا

کیا بیبیوں نے ماتم دیکھ کر صورت سکینہؑ کی | تمنا تھی کریں کچھ آخری خدمت سکینہؑ کی
اٹھائی ایک کے بعد ایک نے میت سکینہؑ کی | گوارا قید خانے کو نہ تھی فرقت سکینہؑ کی

نظر آتا نہ تھا ہمدرد کوئی بھی زمانے میں
بنا دی قیدیوں نے قبر خود ہی قید خانے میں

ہوئی جب بند تربت چاہنے والوں کو غش آیا | جب آیا ہوش رو کر حضرت زینبؑ نے فرمایا
زمانے نے عجب شرمندگی کا دن ہے دکھلایا | سکینہؑ مر گئی ناخوش نہ ہو زینبؑ سے ماں جایا

اسیری میں ہوئی مجھ سے نہ خدمت کچھ سکینہؑ کی
امانت چھن گئی پردیس میں شاہِ مدینہ کی

تصور میں کہاں زخمِ جگر ناسور ہے بھائی | نہ کھانا ہے نہ پانی ہے بہن مجبور ہے بھائی
نہیں ممکن یہاں دنیا کا جو دستور ہے بھائی | پڑھوں گی قبر پر قرآں یہی مقدور ہے بھائی

دلاؤں نذر کس شے پر سکینہؑ کی پریشاں ہوں
گدائی بھی نہیں ممکن اسیرِ کنجِ زنداں ہوں

شبیرؑ تو موجود ہی تھا قید خانے میں | اسیروں نے سنی آوازِ شبیرؑ آنسو بہانے میں !
بہن زینبؑ بہن ہو گی نہ تم ایسی زمانے میں | فضیلت ہے بہن حاصل تمہیں سارے گھرانے میں

کئے ہیں کام وہ تم نے اخی کی آبرو رکھ لی
دکھا دی عظمتِ زہراؑ علیؑ کی آبرو رکھ لی

نہ گھبراؤ نہ شرماؤ بہت خوش تم سے بھائی ہے | یہ پوشیدہ کہاں جو کچھ بلا تم نے اٹھائی ہے
تمہارے ساتھ اماں ہی نہیں ساری خدائی ہے | بزرگوں نے مصیبت اے بہن ورثے میں پائی ہے

یہی تھا مقصدِ اسلام پورا کر دیا تم نے
جو باقی رہ گیا تھا کام پورا کر دیا تم نے

چلے ہمراہ زینبؑ سب حرم تعظیمِ سرور کو | پکاریں بنتِ زہراؑ چوم کر ماں جائے کے سر کو
تسلی ہو گئی بھائی بہن کے قلبِ مضطر کو | ظہور اب التجا تو بھی سنا دے ابنِ حیدرؑ کو

دلِ تیرہ ولا سے آپ کی پُر نور ہو جائے
مدد فرمایئے مولا مصیبت دور ہو جائے

www.emarsiya.com